Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

فی پرچہ ۱؍

یوم جمعہ

۲۳ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۹ احسان ۱۳۲۹ ہش	۹ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۳۴

پاکستان میں درآمدی لائسنس کی پابندیوں کا خاتمہ

لنڈن ۸ جون۔ پاکستان نے یکم جولائی سے درآمدی لائسنس پر اکثر پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ اور یہاں کے تجارتی حلقے اسے پاکستان کی صنعتی ترقی کے لئے بہت ہی اہم تصور کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ڈالری علاقہ جاپان اور سوئٹزرلینڈ سے مشینری۔ امریکی کھاتہ کے علاقہ سے کیمیاوی اشیاء اور جاپان سے کیمیاوی اشیاء اور کپڑے کے عام لائسنس پر رکھے جانے سے پاکستان کی صنعت میں ترقی ہوگی۔ اور سوتی سامان کی کمی دور ہو جائے گی۔ نرم کرنسی کے علاقے سے بہت کافی سامان ملے گا جن میں گاڑیاں۔ دھات۔ عمارتی سامان۔ تیل کیمیاوی اشیاء ریشم اور اون شامل ہیں۔

نزدیک و دُور سے

— بغداد ۸ جون۔ سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں پاکستان نے عراق کو امداد کے لئے جو گیہوں بھیجا تھا۔ اس کے لئے حکومت عراق نے بڑی شکر گزاری کی ہے۔ اور خاصکر اس لئے کہ سیلاب کے بعد گیہوں کی قیمتیں برابر چڑھ رہی ہیں۔

— کراچی ۸ جون۔ آج شاہ برطانیہ کی سالگرہ کی خوشی میں دار الحکومت پاکستان کی تمام سرکاری عمارتوں پر لوائے پاکستان کے ساتھ یونین جیک بھی لہراتا رہا۔

— نئی دہلی ۸ جون۔ آج پنجاب کی ہاکی ٹیم نئی دہلی پہنچ گئی۔ یہ ٹیم یہاں تین نمائشی میچ کھیلے گی۔ قیام پاکستان کے بعد یہ پہلی ٹیم ہے جو بھارت گئی ہے۔

— بلجیم ۸ جون۔ بلجیم میں آج سوشل کرسچین پارٹی کے لیڈر نے نئی کابینہ مرتب کر لی ہے گزشتہ انتخابات میں اس پارٹی کو دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل ہوئی ہے۔

— انقرہ ۸ جون یونان اور ترکی کے وزرائے خارجہ نے اس بات کا عہد کیا ہے۔ کہ آئندہ دونوں ملکوں میں تمام معاملات خاصکر اقتصادی امور دوستانہ طور پر طے کئے جایا کریں گے۔

— دمشق ۸ جون عراق۔ لبنان اور شام کے درمیان عنقریب ایک تجارتی اور اقتصادی معاہدہ ہو جائیگا متعلقہ ممالک کے اقتصادی ماہرین نے اس سلسلے میں خاکہ تیار کر لیا ہے۔ اب اسے بغداد میں آخری شکل دی جائے گی۔ اس میں خاصکر عراق کو بحیرہ روم کے راستے درآمد و برآمد کا ذکر ہوگا۔

— قاہرہ ۸ جون۔ ایک اطلاع منظر ہے کہ عرب لیگ کی خاص کمیشن نے عرب ... کی سکیم مکمل کر لی ہے ... یہ سکیم تمام متعلقہ ممالک کو بھیجی جائیگی۔

جون کے آخر تک پاکستان و مصر کے درمیان ایک باقاعدہ تجارتی معاہدہ ہو جائیگا

قاہرہ ۸ جون۔ مصر کے ایک مؤقر نیم سرکاری روزنامے "المصری" کی ایک خاص خبر کے مطابق اس ماہ کے آخر تک پاکستان و مصر کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کی رو سے مصر پاکستان سے گیہوں۔ پٹ سن۔ چمڑا۔ کھالیں۔ سوڈا اور آلات جراحی برآمد کرے گا۔ اور اس کے عوض پاکستان مصر سے چاول۔ کپاس۔ اونی دھاگے کپس اور سگریٹ لے گا۔ اسی سلسلے میں دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات کو استحکام دینے کے لئے مصر سے ایک تجارتی وفد بہت جلد پاکستان آ رہا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مصر کا ایوان تجارت پاکستان سے تجارت کے امور و معاملات کے متعلق ایک علیحدہ شعبہ قائم کر رہا ہے۔ اسی قسم کا ایک بالکل علیحدہ شعبہ پاکستان میں بھی قائم کیا جائے گا۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بین الاقوامی بینک کی مجلس عاملہ کی رکنیت کے لئے مصر پاکستان کی حمایت کرے گا۔

زندہ اور متحرک ادارہ

کراچی ۸ جون۔ شاہ برطانیہ کی سالگرہ کی خوشی میں دی جانے والی دعوت استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے گورنر جنرل پاکستان نے فرمایا کولمبو اور سڈنی کی کانفرنسوں نے ثابت کر دیا ہے کہ دولت مشترکہ ایک زندہ اور متحرک ادارہ ہے۔ یہ آزاد قوموں کی ایک برادری ہے۔ جس میں ہر ملک اپنی خوشی سے شامل ہوتا ہے۔ اس دعوت کا اہتمام برطانوی ہائی کمشنر نے کیا تھا۔

سب کمیٹیوں نے قبل از وقت کام ختم کر لیا

نتھیا گلی ۸ جون۔ دستور ساز اسمبلی کی بنیادی کمیٹی نے جو دو سب کمیٹیاں قرارداد مقاصد اور مرکزی و صوبائی مجالس کے اختیارات کے متعلق مقرر کی تھیں۔ انہوں نے قبل از وقت ہی کام ختم کر لیا ہے۔ رپورٹ تیار ہونے کے بعد عاملہ اسمبلی کے روبرو پیش ہوگا۔ واپسی دہندگی کی سب کمیٹی کا اجلاس کل ہوگا۔

پاکستان کے قدرتی وسائل

واشنگٹن ۸ جون۔ امریکہ میں زمینوں کی بحالی کے ماہر نے جو حال ہی میں دو ماہ تک پاکستان کے قدرتی وسائل کا مطالعہ کر کے لوٹے ہیں اپنی رپورٹ میں پاکستان کے عوام کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان میں ملک کے قدرتی وسائل سے زیادہ سے زیادہ کام لے کر ملک کی ترقی کو چار چاند لگانے کا بے پناہ جذبہ موجود ہے۔ پاکستان میں ایسے ماہر موجود ہیں جو دنیا میں اپنا مقام رکھتے ہیں۔ پاکستانی انجینئروں نے جو امریکی ماہرین سے استفادہ کیا ہے۔ وہ اس سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ پاکستان میں سکھر بند انجینئری کے فن کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

ڈکسن عبداللہ ملاقات

سرینگر ۸ جون۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن آج ساری رات کی مسافت طے کرنے کے بعد صبح سرینگر پہونچے۔ آج انہوں نے ۲ گھنٹے تک شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا میں کشمیر اس لئے آیا ہوں۔ تاکہ اس کام کے متعلق پوری معلومات حاصل کر سکوں۔ جو مجھے سونپا گیا ہے۔

خان برادرز کی رہائی زیر غور نہیں

نتھیا گلی ۸ جون۔ ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان نے ایک ہندوستانی نامہ نگار کو بتایا کہ خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان کی رہائی کا مسئلہ زیر غور نہیں ہے۔ آپ نے کہا حکومت کے خیال میں انہوں نے پاکستان کے وجود کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا۔ اور ان کی وفاداری ابھی تک بھارت ہی کے ساتھ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ اے۔ اور ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کا داخلہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء کو شروع ہوگا۔ اور ۱۰ دن تک جاری رہے گا۔

کالج کی فیس اور دیگر اخراجات بہت کم ہیں۔ فیس کی رعایتیں اور دیگر وظائف بہت سے لڑکوں کو دیئے جاتے ہیں۔ سائنس کے تجربات کے لئے بالکل نیا اور مکمل سامان حال ہی میں ولایت سے درآمد کیا گیا ہے۔ سٹاف تجربہ کار اور طلباء کی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لینے والا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل)

میمن سنگھ میں اقلیتوں کا اہم اجتماع

ڈھاکہ ۸ جون ۱۲ جون کو میمن سنگھ (مشرقی بنگال) میں مشرقی پاکستان کی اقلیتوں کا ایک اہم اجتماع ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کی صدارت مشرقی بنگال پارلیمنٹ کے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر بسنت کمار داس کریں گے۔ اس کنونشن میں اقلیتی معاہدے کے تحت تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد اقلیتوں کے لئے آئندہ راہ عمل کا رجحان سوچا جائے گا۔ اور موجودہ صورت حالات کو خوشگوار بنانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ تیار کیا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور
۹ر جون ۱۹۵۰ء

ہے مجھے اعتبار ہونے کو

بعض متعدد لیگی لیڈروں نے نارووال کے سنی شیعہ جھگڑے کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ مذہبی اختلافات کا جھگڑا نہیں بلکہ سیاسی جھگڑا ہے۔ اور مسلم لیگیوں اور احراریوں کے درمیان چپقلش کا نتیجہ ہے۔ احراریوں کے آرگن "آزاد" نے اس بیان پر بیان دینے والے لیگی زعماء کو دل کھول کر بے نقط سنائی ہیں۔ اور ان کو "چنڈال چوکڑی" اور کذاب "تک کے مقدس القاب بھی دیئے ہیں

شریف لوگوں کو ڈرانے کے لئے احراریوں کے پاس گالیوں کا بڑا کاری ہتھیار ہے "آزاد" نے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کے لئے عجیب پیچ در پیچ لیڈر اپنی ۷ر جون کی اشاعت میں تحریر فرمایا ہے۔ تاکہ لوگوں کی نظر اصل حقیقت سے ہٹائی جا سکے۔ مگر۔۔۔۔ پہلے تو جاہ پرستی کی مذمت پر ایک وعظ کیا ہے۔ پھر جھگڑے کی وجہ سیاسی بتائی گئی ہے۔ اور اس کے بعد تو بیان دینے والے لیگی لیڈروں کو وہ آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا ہوگا۔ لیڈر نگار صاحب کی زبانی سنیئے۔

"قضیہ نارووال کے متعلق سیالکوٹ کے پنج تن پاک دکیا یہ پنج تن پاک کی صریح توہین نہیں ہے؟) کیا فرماتے ہیں علمائے احرار۔ ناقل) (۱) چوہدری محمد اقبال چیمہ (۲) مسٹر عبد الغنی (۳) خواجہ محمد صفدر (۴) مرید حسین (۵) محمد فیض حسین نے ایک مفصل بیان دیا ہے۔ جسے خلاف توقع الفضل کی بجائے احسان نے من وعن شائع کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ نارووال کا قضیہ شیعہ سنی قضیہ نہیں بلکہ احرار اور مسلم لیگ کی جنگ ہے جسے شیعہ سنی رنگ دے دیا گیا ہے۔ ہماری خوش قسمتی سمجھیے یا چنڈال چوکڑی کی بدقسمتی۔ جماعت احمدیہ کے سیاسی مشیر کی نگرانی میں مرتب کردہ یہ بیان جو آج سے ایک ہفتہ پیشتر پریس کو دیا گیا تھا۔ بعد مشکل پانچ روز بعد حضرت مولانا ابوسعید بزمی کے اخبار کے صفحات کی زینت بن سکا۔ اور آزاد کے ۴ر جون کے شمارہ کے اداریہ کی موجودگی میں اس بیان کی پوزیشن انتہائی مضحکہ خیز بن گئی۔"

اس عبارت کو پڑھنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ لکھنے والا سخت بوکھلایا ہوا ہے۔ بات تو کوئی بن نہیں آتی۔ مگر بات بنانا بھی ضروری ہے۔ لیگی زعماء کے ساتھ ساتھ احسان کے مدیر کو بھی دھمکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ گویا کہا جا رہا ہے کہ اگر پھر ایسا کیا اور سچی بات احسان میں چھاپ دی تو خیر نہیں ہوگی۔

یہاں ایک حیرت بھی ہے کہ مدیر آزاد کا قلم کیوں ٹوٹ نہیں گیا۔ اور اس سے یہ کیسے لکھا گیا کہ "جماعت احمدیہ کے سیاسی مشیر" حالانکہ وہ آسانی سے مرزائی سیاسی مشیر لکھ سکتے تھے "جماعت احمدیہ" لکھ کر تو آپ نے احراری مقررین کی ناک ہی کاٹ ڈالی ہے۔

یہ سب کچھ بوکھلاہٹ کی وجہ سے ہوا ہے بوکھلاہٹ میں یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان جلد کوئی موزوں بہانہ تلاش کرنے کے لئے دماغ کو لٹو کی طرح زور زور سے گھمانا شروع کر دیتا ہے رطب بے ربط جو کچھ بھی نوک قلم پر آتا ہے لکھ دیتا ہے۔ اب اگر "جماعت احمدیہ" سے جو دن رات احراری لیڈروں کے دماغوں پر جن کی طرح سوار رہتی ہے دماغ کی اس کدوکاوش میں پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا تھا۔ عادت کا تقاضہ تو یہ تھا۔ کہ مرزائیوں کا ذکر ضرور ہو۔ ورنہ بات ہی کیا بنتی۔ گر کوئی بات بنتی ہی نہ تھی۔ اس لئے عجلت میں لکھ دیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے سیاسی مشیر کا تیار کردہ بیان تھا۔ جھوٹ بولنے کے لئے تو احراریوں کو دلیری عاریتاً لینے کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں پاکستان کے وزیر خارجہ پر صرف اس وجہ سے جھوٹی تہمتیں باندھ سکتے ہیں۔ کہ وہ "احمدی" ہیں۔ تو وہ یونہی جماعت احمدیہ کا خیالی سیاسی مشیر بنا کر کیا کچھ کذب بیانی میں فن کاری نہیں دکھا سکتے۔

وہ جانتے ہیں کہ جب پاکستان کے وزیر خارجہ پر جھوٹی تہمتیں باندھ کر ان کا کسی نے کچھ نہیں بگاڑا۔ تو جماعت احمدیہ کے ایک خیالی مشیر پر اتہام لگانے سے ان کا کیا بگڑ سکتا ہے۔ جب کوئی بات نہ بن سکے۔ تو بس مرزائیوں کا نام لے دو۔ سب مسئلہ حل ہو گیا۔ چنانچہ آزاد کے اشارات نگار صاحب اسی اشاعت میں لکھتے ہیں۔

احرار کا رکن بھی بلا کے ذہین واقعہ ہوئے ہیں۔ چیمہ صاحب کے بیان پر جن لوگوں کے دستخط موجود ہیں۔ احرار کارکنوں نے کھوج لگانا شروع کیا۔ کہ ان حضرات کا مرزائیوں سے کیا تعلق ہے چنانچہ مسلم لیگ شہر سیالکوٹ کے ایک عہدہ دار کی نسبت معلوم ہوا کہ ان کے کوئی قریبی عزیز مرزائی ہیں۔ ابھی تحقیقات جاری ہے۔ اس تاریخی بیان سے غداروں کا کچا چٹھا سامنے آ جائیگا"

کس قدر ذہین کھوجی ہیں یہ احراری کارکن کہ لیگی زعماء کا کھوج لگانے لگے ہیں۔ تو ان میں سے ایک عدد لیڈر کے ماموں کے چچا کے داماد کی پھوپھی کے لڑکے کے متعلق یہاں تک کھوج لگا لیا ہے۔ کہ وہ مرزائی ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ ان پانچ زعماء کی تردید کے لئے۔ یعنی ذہین احراری کارکن نے جو کھوج لگا کر معلوم کر لیا ہے۔ کہ ان پانچوں میں سے ایک کے عزیز مرزائی ہیں۔ تو اب اس بات کی تردید کے لئے کہ ان پانچوں نے مشترکہ بیان میں جو کہا ہے کہ نارووال کا فساد مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہے۔ اور اس فساد میں احراریوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کا یہ بیان جھوٹا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ایک کا کوئی عزیز کھوج لگا کر مرزائی معلوم کر لیا جائے۔ کیونکہ جب ایک مرزائی کا ذکر آ گیا ہے۔ تو خواہ اب احرار کسی کو قتل بھی کر ڈالیں۔ تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہو سکتا۔

کتنی واضح تردید ہے پانچ لیگی لیڈروں کی جن میں ایک صوبہ مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری دوسرا شہری مسلم لیگ سیالکوٹ کا صدر اور تیسرا ضلع مسلم لیگ سیالکوٹ کا صدر ہے۔

بنے پھرتے ہیں معتبر ان سب کی معتبری تو ایک ذہین احراری کارکن یہ کھوج لگا کر کہ پانچوں میں سے ایک کا عزیز مرزائی ہے ایک منٹ میں ختم کر سکتا ہے۔ اور پھر کتنی محنت کر کے بیچارے احراری کارکن نے کھوج لگایا ہے۔ حالانکہ گھر بیٹھے ہی ایک احراری مدیر اخبار سارے کے سارے لیگیوں کو بیک جنبش قلم مرزائی بنا سکتا ہے۔ حالانکہ ان پانچوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کا کوئی نہ کوئی عزیز مرزائی نہ ہو۔ ذہین احراری کارکن کی ذہانت صرف اس قدر ہے کہ اس نے صرف ان میں سے ایک کے عزیز کو مرزائی بتایا ہے۔ اگر سب کے عزیزوں کو مرزائی بنا دیتا تو شائد لوگوں کو اعتبار نہ آتا۔

کیا جانے تو کیا چیز مقاماتِ یقیں ہیں

مضموں ترے قرآں کے مضمون نہیں ہیں ۔۔۔ مانا تری تقریر کے الفاظ حسیں ہیں
تو علم سمجھتا ہے یہ لفظوں کا اُلٹ پھیر ۔۔۔ کیا جانے تو کیا چیز مقاماتِ یقیں ہیں
تو خوش ہے مری راہ میں کانٹوں کو بچھا کر ۔۔۔ میں خوش کہ یہ کانٹے مری منزل کے امیں ہیں
آنکھیں ہی نہ بینا ہوں تو ہے کون خطاوار ۔۔۔ خورشید جہاں تاب کی کرنیں تو نہیں ہیں
سجدہ ہے جو سجدہ تو فقط دل کی تڑپ ہے ۔۔۔ اور اس کے سوا جو بھی ہیں وہ ننگ جبیں ہیں

ناہید اٹھائیں گے کوئی اور ہی طوفاں
وہ نالے کہ دریوزہ گرِ عرش بریں ہیں

عبد المنان ناہید

میٹرک پاس کرنیوالے واقفین

امسال میٹرک پاس کرنے والے واقفین طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد انٹرویو کے لئے ربوہ تشریف لے آئیں۔ تاکہ ان کے آئندہ پروگرام کے متعلق غور کیا جا سکے۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

ایک دوست کے سوال کا جواب

نبی۔ رسول اور محدّث میں کیا فرق ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رتن باغ لاہور)

ایک دوست جو غالباً جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہیں۔ خط کے ذریعہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ نبی اور رسول اور محدّث میں کیا فرق ہے۔ اور ان میں سے کس کو شریعت دی جاتی ہے۔ اور کس کو نہیں دی جاتی؟

اس سوال کے جواب میں مختصر طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کا لفظ نباء سے نکلا ہے۔ جس کے معنی خبر کے ہیں۔ اور چونکہ عربی قاعدہ کے مطابق فعل کے مقابل پر اسم میں زیادہ شدت کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے نبی کے معنے ایسے شخص کے ہوں گے جو کسی کی طرف سے کوئی بڑی خبر پاتا ہے۔ یا زیادہ کثرت سے پاتا ہے۔ لیکن اصطلاحی طور پر نبی کے مفہوم میں ذیل کی تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) اول یہ کہ اس کے ساتھ خدا کثرت سے کلام کرے۔

(۲) دوسرے یہ کہ یہ خدائی کلام اہم امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔

(۳) تیسرے یہ کہ خدا اسے خود نبی کا نام دے۔

تیسری شرط اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس بات کو صرف خدا ہی جان سکتا ہے۔ کہ کسی شخص کے ساتھ اس کا مکالمہ و مخاطبہ اس حد کو پہنچ گیا ہے یا نہیں کہ اس کی وجہ سے وہ نبی کا نام پانے کا مستحق ہو جائے۔

دوسری اصطلاح رسول کی ہے۔ سو یہ لفظ چونکہ رسالت سے نکلا ہے۔ جس کے معنی پیغام کے ہیں۔ اس لئے رسول اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو کسی کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آئے۔ اور اصطلاحی طور پر رسول اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے دنیا کے نام (یا دنیا کے کسی حصہ کے نام) کوئی خاص پیغام لے کر آئے۔ اور اس کے لئے دو شرطیں ضروری ہیں:-

(۱) اول یہ کہ وہ خدا کی طرف سے کوئی خاص پیغام لانے کا مدعی ہو۔

(۲) دوسرے یہ کہ اسے خدا کی طرف سے رسول کا نام دیا جائے۔ کیونکہ اس بات کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔ کہ آیا کسی کا لایا ہوا پیغام اس نوعیت کا ہے۔ کہ وہ اس کی وجہ سے رسول کہلانے کا حقدار بن جائے۔ ورنہ بعض اوقات عام لوگوں کی خوابوں یا الہاموں میں بھی خدائی اشارے یا خدائی پیغام شامل ہوتے ہیں۔ مگر اس کی وجہ سے وہ رسول نہیں کہلا سکتے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے۔ کہ رسول کا لفظ انسان رسولوں کے علاوہ ان فرشتوں پر بھی بولا جاتا ہے۔ جو کسی بندے کے نام خدا کی طرف سے کوئی پیغام لے کر آتے ہیں۔ اور قرآن شریف میں بھی رسول کا لفظ ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ:-

ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبیّ الّا اذا تمنّٰی القی الشیطٰن فی امنیتہ (سورہ حج رکوع ۷)

یعنی "ہم نے تجھ سے پہلے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا۔ اور نہ ہی کبھی کوئی نبی بھیجا ہے۔ کہ اس نے جب بھی اپنے مشن کی کامیابی کے لئے کوئی (سکیم بنا کر) آرزو میں قائم کیں۔ تو شیطان نے لازماً اس کی ان آرزوؤں میں رخنہ پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دی۔"

اس جگہ رسول کے لفظ میں انسان رسول اور ملائکہ رسول دونوں شامل ہیں اسی لئے رسول اور نبی کے درمیان ولا (اور نہ ہی) کے الفاظ رکھ کر تفریق کی گئی ہے۔ ورنہ عام حالات میں اسکی ضرورت نہیں تھی۔

تیسری اصطلاح محدّث کی ہے۔ یہ لفظ حدیث سے نکلا ہے جس کے معنی بات یا کلام کے ہیں۔ اور اصطلاحی طور پر محدّث اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو خدا کے کلام سے مشرف ہو۔ لیکن یہ کلام اپنی کیفیت اور کمیت میں اس درجہ کا نہ ہو۔ کہ اسکی وجہ سے اس الہام کا پانے والا نبی کہلا سکے مگر دوسری طرف یہ بھی ضروری ہے۔ کہ یہ کلام کبھی کبھار الہام پانے والوں کی نسبت زیادہ کثرت کا رنگ رکھتا ہو۔

اوپر کی مختصر تعریفوں سے ظاہر ہے۔ کہ نبی اور رسول میں تو درجہ کا فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف جہت کا فرق ہوتا ہے۔ لیکن نبی اور محدّث میں جہت کا فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ ایک شخص نبی تو اس لحاظ سے کہلاتا ہے۔ کہ وہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے۔ اور رسول اس لحاظ سے کہلاتا ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے بندوں کے نام کوئی خاص پیغام لے کر آتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ فرق جہت کا فرق ہے۔ درجہ کا فرق نہیں۔ لیکن دوسری طرف نبی اور محدّث گو ایک ہی لائن اور ایک ہی جہت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی جہاں ایک نبی کثرت کے ساتھ الہام پاتا اور کثرت کے ساتھ امور غیبیہ سے مشرف ہوتا ہے۔ وہاں ایک محدّث کو اس درجہ کی کثرت حاصل نہیں ہوتی۔ گو وہ عام مومنوں کی نسبت جو کبھی کبھی کلام الٰہی سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ ضرور بڑا درجہ رکھتا ہے۔

اوپر کی تشریح سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر نبی رسول ہوتا ہے۔ اور ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ (اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ایک غلطی کے ازالہ" میں فرمایا ہے) کیونکہ کسی شخص کا نبی ہونا یعنی کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہونا اور مکالمہ بھی ایسا جس میں دنیا کے لئے اہم خبریں ہوں۔ بے معنی ہوگا۔ جب تک کہ وہ ساتھ ہی رسول نہ ہو۔ اور کسی شخص کا رسول ہونا یعنی خدا کی طرف سے خاص پیغام لے کر آنا بے معنی ہوگا جب تک کہ وہ ساتھ ہی نبی (یعنی کثرت مکالمہ سے مشرف) نہ ہو۔ لیکن دوسری طرف محدث کے لئے مبعوث ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف عام مومنوں کی نسبت کلام الٰہی سے زیادہ مشرف ہونا ضروری ہے۔ گو یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر محدّث لازماً غیر مبعوث ہو۔ مثلاً قرآن شریف کی سورۃ حج والی آیت کی ایک قرأت یہ بھی آئی ہے۔ کہ:-

ما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدّث الخ

یعنی "ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا۔ اور نہ ہی کبھی کوئی نبی اور محدّث بھیجا ہے کہ ...... شیطان نے اس کے رستے میں رخنہ پیدا کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض محدث مبعوث بھی ہوتے ہیں۔ اور اسلام کے اکثر مجدّد محدث تھے واللہ اعلم۔

اب رہا یہ سوال کہ ان میں سے کون شریعت لاتا ہے۔ اور کون شریعت نہیں لاتا۔ سو محدث کے متعلق تو شریعت کے لانے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ وہ مبعوث ہو۔ البتہ نبیوں اور رسولوں میں سے بعض شریعت لاتے ہیں۔ اور بعض صرف سابقہ شریعت کی خدمت اور تجدید کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ؑ کے بعد بنی اسرائیل میں بہت سے ایسے نبی آئے جنہیں کوئی نئی شریعت نہیں دی گئی۔ بلکہ وہ صرف موسوی شریعت کی خدمت کے لئے مبعوث کئے گئے۔ (سورہ مائدہ رکوع ۷) حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں کہ:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں توراۃ یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (متی باب ۷ آیت ۱۷)

ایک حدیث میں بھی اس مضمون کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کل نبی ایک لاکھ بیس ہزار گذرے ہیں۔ جن میں سے ۳۱۵ رسول تھے۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ:-

عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ کم وفا عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف و عشرون الفاً الرسل من ذالک ثلاث مائۃ و خمسۃ عشرۃ جمّاً غفیراً (مسند احمد)

یعنی "ابوذرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ نبیوں کی تعداد کتنی گذری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک لاکھ اور بیس ہزار نبی گذرے ہیں جن میں سے تین سو پندرہ رسول تھے۔ اور یہ تین سو پندرہ کی تعداد بہت بڑی تعداد ہے۔"

اس جگہ یہ تو بہر حال مراد ہو نہیں سکتا۔ کہ بہت سے نبی ایسے تھے۔ جو رسول نہیں تھے۔ یعنی انہوں نے خدا کی طرف سے کثرت کے ساتھ کلام پایا۔ اور اہم امور غیبیہ سے مشرف بھی ہوئے۔ اور خدا نے ان کا نام نبی بھی رکھا۔ مگر پھر بھی وہ لوگوں کی طرف کوئی خدائی پیغام لے کر نہیں آئے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ نظریہ بالبداہت غلط اور نادرست ہے۔ پس لامحالہ اس جگہ رسول سے مراد صاحب شریعت رسول لینے ہوں گے۔ اور حدیث کا منشاء یہ سمجھا جائے گا۔ کہ ایک لاکھ بیس ہزار نبیوں میں سے شریعت لانے والے رسول صرف تین سو پندرہ تھے۔ گویا اس جگہ رسول کا لفظ مخصوص معنوں میں لیا جائے گا۔ اور یہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین سو پندرہ کی تعداد کے ساتھ جمّاً غفیراً (بہت بڑی تعداد) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار کی تعداد کے ساتھ یہ الفاظ استعمال نہیں کئے۔ حالانکہ تعداد یہ زیادہ ہے۔ نہ کہ وہ۔ اس میں بھی یہی اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ یہ تین سو پندرہ کی تعداد شریعت لانے والے رسولوں کی ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ تعداد واقعی زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا کی طرف سے دنیا میں وقتاً فوقتاً ۳۱۵ نئی شریعتیں پہنچی ہیں۔ اور شریعتوں کے شمار کے لحاظ سے یہ ایک حقیقۃً بہت بڑی تعداد ہے۔ فہو المراد۔

خلاصہ یہ کہ ہر نبی رسول ہوتا ہے۔ اور ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ان میں منصب اور درجہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں صرف جہت کے لحاظ سے فرق ہے۔ یعنی اس لحاظ سے کہ وہ خدا سے خبریں پاتا ہے۔ وہ نبی ہوتا ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ وہ لوگوں کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہے۔ وہ رسول ہوتا ہے۔ پھر بعض نبی اور رسول تو خدا کی طرف سے نئی شریعت لاتے ہیں۔ اور بعض کوئی شریعت نہیں لاتے۔ بلکہ صرف سابقہ شریعت کی خدمت کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اس کے مقابل پر محدث نہ تو رسول ہوتا ہے۔ اور نہ نبی بلکہ صرف خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے لیکن نبی کی نسبت درجہ اور کلام کی وسعت میں کمتر۔

بالآخر میں امید کرتا ہوں۔ کہ میرا یہ مختصر نوٹ ہمارے اس دوست کی تسلی کے لئے کافی ہوگا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵/۶/۵۰

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا نوجوانوں سے خطاب

خطبہ جمعہ فرمودہ کراچی

مورخہ ۱۷ جون کو آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ جس میں حضور نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو ان کے کاموں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد فرمایا۔ کہ آپ میں سے کئی لوگ اس بات پر خوش ہوں گے۔ کہ اس خطبہ میں صدر انجمن اور تحریک جدید کی خوب خبر لی گئی ہے۔ لیکن انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ صدر انجمن اور تحریک جدید آخر ہمارے ہی لئے ہے ہیں اگر ہم میں ایسے دماغ موجود نہیں جو کام کرنے کے اہل نہیں اور وہ اپنے تئیں سلسلہ کے کاموں کے لئے پیش نہیں کرتے۔ تو یہ بھی ہمارا ہی قصور ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے لوگ جو اہل ہوں ہم میں موجود ہی نہیں تو پھر مجبوری ہے۔ ہمیں اس وقت کا انتظار کرنا پڑے گا۔ جب ایسے لوگ پیدا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک لمبی غلامی کی وجہ سے ہم میں کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً صحیح تربیت کا نہ ہونا۔ اور دماغی طاقتوں کو معطل چھوڑ دینا اور ان سے کام نہ لینا وغیرہ۔ حالت یہ ہے۔ کہ اکثر نوجوان ایسے ملیں گے۔ جو اپنے وقت کو اور دماغی طاقتوں کو بیکار ضائع کر رہے ہیں گے۔ لیکن اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ آپ کیا کرتے ہیں تو جواب دیں گے کہ بیکار بیٹھے ہیں۔ کوئی روزگار ہی نہیں ملتا۔ امریکہ کے اچھے اچھے گھرانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ انہیں بچوں کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک اچھے گھرانے کا لڑکا اپنے باپ سے کہتا ہے کہ ہمارے سکول میں چھٹیاں ہونے والی ہیں اور ہم نے باہر ٹرپ پر جانا ہے اس کیلئے مجھے ۲۰۰ ڈالر کی ضرورت ہے۔ تو باپ کہتا ہے کہ بہت اچھا۔ ۲۰ ڈالر تم خود کماؤ اور باقی میں تمہیں دے دوں گا۔ چنانچہ وہ لڑکا خوشی سے اپنے کسی پڑوسی کے باغ وغیرہ کی درستگی کا کام لے لیتا ہے۔ یا کسی ہوٹل میں جا کر ویٹر کا کام اختیار کر لیتا ہے اور یا کوئی اور کام کر کے چند دنوں میں اسکول بند ہونے سے پہلے مطلوبہ رقم کما لیتا ہے۔ اور اس کام میں ہرگز کوئی عار یا شرم محسوس نہیں کی جاتی معزز سے معزز خاندانوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنے لڑکوں کو یونیورسٹی میں نہیں بھیجتے۔ جب تک پہلے فیصلہ نہ کر لیں کہ اسے کس کام پر لگائیں گے۔ امریکہ کے پریذیڈنٹوں میں سے لنکن سب سے ممتاز ہوا ہے۔ اور جو درجہ اسے حاصل ہے۔ وہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوا۔ لیکن اس کی حالت یہ تھی۔ کہ ماں باپ اسے ایک لفظ بھی نہیں پڑھوا سکے وہ رات کے وقت سڑکوں پر لگی ہوئی روشنی میں کتابیں پڑھتا۔ اور اس طرح اس نے تعلیم حاصل کی۔ پھر اس نے دکان بھی کی۔ قانون پاس کیا اور وکیل بنا۔ اور ترقی کرتے کرتے پریذیڈنٹ بن گیا۔ ایسی کئی مثالیں ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں حالت یہ ہے کہ بچے اخیر عمر تک والدین کیلئے بوجھ بنے رہتے ہیں۔ کام کرنے کو ہتک سمجھتے ہیں۔ اور اپنے اوقات اور طاقتوں کو ضائع کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کام نہ کوئی معزز ہے اور نہ ذلیل ہے۔ اسلام میں ایسے لوگ گذرے ہیں۔ جنہیں آج عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھا۔ اور خدا کی رضا کے لئے ہر کام کیا۔ ہم میں سے جو کاموں پر لگے ہوئے ہیں انہیں جو وقت فراغت کا ملے۔ اسے خدا کی رضا کے لئے صرف کریں۔ لیکن جو فارغ ہیں وہ کچھ تو کریں جماعت کا کوئی کام کریں۔ ہمسایہ کی خدمت کریں۔ یا بنی نوع انسان کے لئے کوئی مفید وجود بنیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ایک مرتبہ ایک معزز آدمی نے ملاقات کے لئے الگ وقت کی درخواست کی۔ اور مجھے بھی ہمراہ بلا لیا۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور یہ سمجھیں کہ میں روحانی طور پر گونگا ہوں۔ بہرہ ہوں۔ اندھا ہوں لنگڑا اور اپاہج ہوں۔ اس لئے ایسے آدمی کا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ حضور ہی اسے اپنی گود میں اٹھا لیں اور جنت میں پہنچا دیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اول تو میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں اس طرح کسی کو جنت میں پہنچا سکتا ہوں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ آپ نے جنت کا مفہوم ہی غلط سمجھا ہے۔ جنت تو تب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ انسان روحانی طور پر بینائی حاصل کر لے۔ اور خود دیکھنے لگے۔ خود سننے لگے۔ بولنے لگے اور چلنے لگے اور آپ نے اس کے برعکس یہ سمجھ لیا ہے کہ روحانی اندھے۔ لنگڑے کو کوئی گود میں اٹھا کر جنت میں بٹھا دے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہمارے نوجوان چاہتے ہیں۔ کہ جسمانی طور پر انہیں کچھ نہ کرنا پڑے اور کوئی دوسرا انہیں گود میں اٹھا کر منزل مقصود تک پہنچا دے۔ پس کچھ کام کرو۔ اور چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اس سے دماغی ترقی ہوتی جائیگی ہمارے سلسلہ پر ۶۱ سال گذر چکے ہیں۔ لیکن ہنوز روز اول ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ یہ قصتاً آسمانی ہے۔ اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن یاد رکھو یہ

وہ برکت دوسری قومیں لے جائیں گی۔ امریکہ سے ایک نو مسلم لڑکی کا خط حال ہی میں میرے پاس آیا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک کتاب میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ مغربی ممالک میں ایک لاکھ اشتہار تقسیم کیا جائے جس میں موٹے حروف میں صرف اتنا لکھا ہو۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اور مسیح موعود ظاہر ہو گیا ہے۔ اس لڑکی نے لکھا ہے۔ کہ میں نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس وقت تک کئی ہزار اشتہار وہ دستی مشین پر چھاپ کر تقسیم کر چکی ہے۔ جب سے اس شہر میں خاصہ چرچا ہو گیا ہے۔ اور بڑے اچھے پادری اسے مخاطب کرنے لگ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے دعوت دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو ریڈیو پر آ کر جوابی تقریر کر سکتی ہے۔ والدین اس کے مخالف ہیں اور اسے گھر سے نکالنے کی دھمکی دیتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ اکیلی اپنے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اگر ایک نو مسلمہ لڑکی یہ کام کر سکتی ہے۔ تو ہم کیوں ایسا نہیں کر سکتے۔ افسوس یہی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان ہمت ہی نہیں کرتے۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے۔ تو نصرت خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے لگتی ہے۔ آخر دوسروں کے مقابلہ میں ہمارا کوئی امتیازی نشان ہونا چاہیئے اور ہمیں کوئی نمونہ قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن بتاؤ کہ ۶۰ سال میں ہم نے کیا نمونہ قائم کیا ہے۔ اگر کوئی اس نمونہ کا مطالبہ کرے۔ تو بتاؤ ہم اسے کہاں لے جائیں۔ اور اسے کہاں لے جا کر دکھائیں کہ یہ وہ جماعت ہے۔ جو امتیازی خصوصیات اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اپنے قول و فعل کے لحاظ سے باقی تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے خدا تعالیٰ اپنی محبت پوری کرنے کے لئے نشانات پر نشانات دکھا رہا ہے۔ آؤ کہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ وہ نشانات ہماری تائید میں اور ہماری غیرت کے لئے دکھائے۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب پر مختلف مقامات میں جلسے

ربوہ

۲۸ مئی کی شام کو مرکز کے اعلان کے مطابق زیر اہتمام حلقہ ب جلسہ پیشوایان مذاہب متصل اسٹیشن ربوہ منایا گیا۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر تھے سب سے پہلی تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مکرم سید محمود احمد صاحب خلف حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے دلکش پیرایہ میں کی۔ آپ کے بعد ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر والہانہ رنگ میں عشق و محبت اور ایمان افروز باتیں بیان فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے بعض سبق آموز واقعات بیان کئے۔ آپ کے بعد شیخ عبد القادر نے حضرت کرشن علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی بیان کر کے بعض ایسی باتوں کی طرف۔ احباب کو متوجہ کیا جن پر عمل کر کے وہ دنیا کے لئے مفید وجود بن سکتے ہیں۔

شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر سوانح زندگی بیان کئے۔ اور بتایا کہ جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ کس طرح اس کی رہنمائی کرتا۔ اور مدد فرماتا ہے۔

آپ کے بعد مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے نے حضرت بدھ علیہ السلام کے بعض حالات بیان کئے اور بتلایا۔ کہ تلاش حق میں کس قدر انہوں نے آرام و آسائش اور عزت نفس کی قربانی کی۔ مگر بالآخر کامیاب ہو گئے۔

سب سے آخر مکرم نور احمد صاحب سیفی بی اے مبلغ افریقہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرآن کریم کی رو سے حالات زندگی بیان کئے۔ اور بعض ان باتوں کی تشریح کی جنہیں عیسائی غلط رنگ میں پیش کر کے اپنے عقائد بگاڑ رہے ہیں۔

آخر میں حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے فرمایا کہ باوجود اس بات کے کہ مقررین کو بہت تنگ وقت میں اطلاع دی گئی تھی۔ ان کی تقریروں سے ہم نے کئی نئی باتیں سیکھی ہیں۔ آپ کے صدارتی ریمارکس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ حلقہ ب نے صاحب صدر مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بدعا برخواست ہوا۔

ننکانہ صاحب

مورخہ ۲۸ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب جلسہ زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب مقامی امیر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے آپس میں امن قائم کرنے کے لئے ان جلسوں کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد ماسٹر غلام محمد صاحب جنرل سیکرٹری نے مختصر تقریر فرمائی۔ ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد جناب شاہ محمد صاحب مبلغ سلسلہ نے نہایت موثر اور دلچسپ تقریر ایک گھنٹہ تک فرمائی۔ بہت سے نبیوں کی سوانح حیات بیان فرمائے۔ کرشن علیہ السلام رام چندر کا ذکر فرمایا۔ سامعین نے تقریر کو بہت پسند فرمایا۔

بلادِ یورپ میں اعلائے کلمۃ الحق

لندن مشن کی تبلیغی رپورٹ

گزشتہ ماہ اپریل میں دو پبلک میٹنگز منعقد ہوئیں۔ پہلی میٹنگ زیر صدارت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن مورخہ ۹ر اپریل سنہ ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوئی۔ محمود رفیع صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اصل کارروائی شروع کرنے سے قبل ناصر محمد صاحب سیال جو امریکہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے واپس جاتے ہوئے یہاں تشریف لائے ان کی خدمت میں پیر معین الدین صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے ناصر محمد صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل میں سے ایک یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد میں بلا امتیاز نسل و رنگ محبت اور اخوت پائی جاتی ہے۔ آپ کی وجہ سے تمام دنیا کے باشندے رشتہ اخوت میں پروئے گئے ہیں۔ امریکہ میں مجھے متعدد جماعتوں کے افراد سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔ جہاں بھی میں گیا۔ گو ہماری آپس میں پہلے ان سے کوئی واقفیت نہ تھی مگر ہم ایک دوسرے سے ایسے ملتے تھے کہ گویا ہم پہلے سے ایک دوسرے کے آشنا ہیں۔ واذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم

اس کے بعد امام صاحب نے فرمایا۔ کہ آج سے چالیس سال قبل مرکز احمدیت قادیان میں چند نوجوانوں نے ایک مجلس انصار اللہ کے نام سے بنائی۔ یہ سوسائٹی نہ علماء اور نہ ہی امراء یا کسی خاص پیشہ سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل تھی۔ اس کی رکنیت کے لئے اخلاص اور خدا تعالےٰ کے دین کی نصرت کے لئے قربانی کا عزم شرط تھی۔ ہر امیدوار استخارہ کرتا اور اس کے نتیجہ میں اس میں شمولیت کا فیصلہ کرتا۔ ان دنوں جماعت کے سامنے یہ سوال پیش ہوا کہ کوئی مبلغ احمدیت انگلستان بھیجے جائیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بھی یہی خواہش تھی۔ مگر جماعت کی مالی حالت اسوقت بہت کمزور تھی اور یہ بوجھ بہت گراں معلوم ہوتا تھا مگر اس وقت ان نوجوانوں کی مجلس کے اولوالعزم صدر نے کرایہ اور ایک واقف زندگی کی پیشکش کردی اور اس طرح مغربی دنیا کے عظیم الشان مرکز میں پہلا احمدیہ مشن قائم ہوا۔ جیسا کہ آپ میں سے بعض جانتے ہوں گے۔ مجلس انصار اللہ کے جوان ہمت صدر ہمارے موجودہ امام وسطاع سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احمدیت کے پہلے مبلغ انگلستان ہمارے معزز مہمان کے والد محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ جب خدا تعالےٰ نے زمام خلافت موجودہ امام کے ہاتھ میں دی تو حضور نے غیر ممالک میں تبلیغ کے کام کو وسعت دینے کی طرف خاص توجہ فرمائی یہاں پر زمین اور مکان کی خرید اور لندن مشن کی مستقل بنیاد رکھنے کا سہرا بھی انگلستان کے پہلے مبلغ جناب چوہدری صاحب کے سر ہی رہا پس چوہدری ناصر محمد صاحب سیال نہ صرف اپنے والد محترم کی وجہ سے ہمارے لئے قابل احترام ہیں بلکہ اس کے سوا بوجہ اس کے کہ آپ نے بھی اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہے۔ آپ بھی ہمارے لئے قابل عزت ہیں اللہ تعالےٰ نے یہ ان پر خاص فضل فرمایا ہے کہ ان کو اپنے والد محترم اور دیگر بزرگان کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی۔ پس ہم دل کی گہرائیوں سے انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔

اس کے بعد امام صاحب نے ڈاکٹر محی الدین صاحب سے عرض کی کہ وہ اپنی تقریر شروع فرمادیں ڈاکٹر صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ روحانی طور پر اسلام عورت اور مرد میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔ عورت اور مرد دونوں کو ان کے اعمال کا یکساں بدلہ دینے کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے عورت و مرد کے حقوق بالوضاحت بیان کر دیئے ہیں۔ اسلام عورتوں کو جائداد پر قابض ہونے اور مال پر تصرف کرنے کا حق دیتا ہے۔ شادی کے بعد بھی عورت اپنے مال کی اسی طرح قابض ہے۔ جس طرح کہ قبل از شادی پھر اس کے علاوہ اسلام عورت کو وارث بھی قرار دیتا ہے۔ اور وہ بھی نرینہ اولاد کی طرح ورثہ کی حقدار قرار دی گئی ہے۔

چونکہ وقت کم تھا۔ اسلئے صرف تین بڑے اعتراضات اور ان کے جوابات آپ نے بیان فرمائے

۱۔ عورتوں اور مردوں کا عدم اختلاط ۲۔ طلاق ۳۔ تعدد ازدواج

عورتوں اور مردوں کا عدم اختلاط

مجھے اسبات کا علم ہے کہ بعض ایسے افراد اور جگہیں ہیں جو کہ اسلام کے اس حکم کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اور انتہائی قسم کی پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کو گھر کی چار دیواری سے باہر جانے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی مگر اسلام اس قصور سے بری ہے۔ اسلام جہاں یہ کہتا ہے کہ مردوں کا علیحدہ دائرہ عمل ہے اور عورتوں کا علیحدہ اور یہ کہ وہ آزادانہ میل ملاپ اور اختلاط سے روکتا ہے اور غض بصر کا حکم دیتا ہے وہاں اس قسم کی شدید پابندیاں کے عائد کرنے کا بھی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کی رو سے مرد کا دائرہ عمل گھر سے باہر کام کرنے اور روزی کمانے کا ہے اور عورت کا دائرہ عمل گھریلو کام کاج کرنے کا ہے۔ لیکن عورت کو باہر جانے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ البتہ بعض شرائط کے ساتھ۔ کہ جب عورت گھر سے باہر نکلے تو آراستہ پیراستہ ہو کر اور زینت ظاہر کرنے کے لئے نہ نکلے۔ مغربیت کا دلدادہ اسے عورتوں پر عدم اعتماد کے مترادف قرار دے سکتا ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ بعض افراد ایسے بھی ہیں جو کمزور چال چلن کے مالک ہیں۔ تو اسلام ایسے مبادی کو بھی منع کرتا ہے۔ جن کا نتیجہ برائی پھیلنا ہو۔ پس عائد کردہ شرائط کی پابندی کے ساتھ اگر عورت گھر سے باہر نکلتی ہے اور ضروری کام کے لئے اسے باہر جانا پڑتا ہے۔ تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔

طلاق:۔ طلاق کے متعلق اسلام کہتا ہے کہ ابغض الحلال عند اللّٰہ الطلاق کہ اس کی اجازت تو ہے۔ مگر انتہائی ناگزیر حالات پیدا ہونے کے وقت ورنہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے یہ سب سے زیادہ مبغوض چیز ہے۔ پھر طلاق کے لئے خاص شرائط بھی مقرر کر دیں اور پہلے تمام وہ ذرائع جو صلح کے ہو سکتے تھے استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن اگر ان ذرائع کے استعمال کے باوجود پھر بھی حالات اگر ایسے ہوں کہ وہ ایک دوسرے کے اکٹھے رہنے میں روک ہیں تو پھر اسلام طلاق کی اجازت دیتا ہے اور طلاق دیتے وقت بھی نیکی اور حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ یہاں پر انگلستان میں مذہب عیسائیت کے لحاظ سے طلاق ناجائز ہے مگر ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ مگر باوجود عیسائیت کے اس کو ناجائز قرار دینے کے ہمارے ہاں طلاق کی نسبت بہت کم ہے بلحاظ اس مقدار کے جو کہ یہاں پر طلاق کی جاتی ہے

تعدد ازدواج اسلام خاص خاص حالات میں اور خاص ضروریات کے موقعہ پر جو انسان کو پیش آسکتی تھیں۔ تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اور تعدد ازدواج کے بعد خاوند پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا بھی ذکر کرتا ہے اور ان پر سختی سے پابندی کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے۔ غیر مسلم تعدد ازدواج پر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر اگر شادی کے مقصد کو دیکھا جائے تو بعض ایسے حالات انسان کو پیش آسکتے ہیں کہ اس کو ایک سے زائد شادی کرنی پڑتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکید فرمائی ہے کہ اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ہر لحاظ سے ان کے درمیان مساوات کا برتاؤ کرے۔ علاوہ ان انفرادی مجبوریوں کے جن کی بناء پر دوسری شادی کرنی پڑتی ہے بعض دفعہ قومی طور پر اس کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ مثلاً جنگ کے بعد بعض ممالک میں عورتوں کی تعداد مردوں سے لاکھوں کی تعداد میں زیادہ ہو گئی ہے۔ اب اگر ان کی شادی نہیں کی جاتی تو یہ کس قدر بے انصافی اور برائی کے لئے راستہ کھولتا ہے۔ غرض اسلام بوجہ اس کے عالمگیر مذہب ہے۔ تمام ان حالات کو مدنظر رکھ کر جو کبھی انسان کو پیش آسکتے ہیں۔ ایسے احکام کی اجازت دیتا ہے۔ اور ایسے مواقع کا صحیح حل پیش کرتا ہے۔ غرض آپ نے ان تین بڑے اعتراضات کا جواب دیا اور ان کی حکمت بتلائی کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ احکام نہایت مناسب ہیں۔ (ملاپ)

حضرت سید محمد قاسم میاں صاحب کا انتقال

خاکسار کے والد ماجد حضرت حکیم سید محمد قاسم میاں صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے اور شاہجہانپور یو۔پی کے سابقون الاولون میں سے تھے ۱۹ر اسی کی درمیانی شب کو اپنے وطن میں مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست ہے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ مرحوم مرکز ربوہ کی حاضری کے لئے بہت تڑپ رکھتے تھے۔ اسی غرض سے میں نے پرمٹ بنوایا جو ان کی وفات کے بعد مجھے ملا۔ مرحوم قادیان کے ہر جلسہ میں برابر حاضر ہوتے رہے اور کبھی ناغہ نہیں کیا مگر تقسیم ملک کے بعد کچھ مجبوری ہو گئی۔ والد مرحوم سید مختار احمد صاحب کے ذی عزیزوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ مجھے ان کی وفات کی اطلاع قادیان کے ذریعہ پہنچی ہے۔ دکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

سید محمد ہاشم بخاری احمدی انگلش ماسٹر سنٹرل ایجوکیشن ... کالج

دوسری جنرل میٹنگ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن نے اسلام اور مورل ری آرمامنٹ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتلایا کہ مارل ری آرمامنٹ تحریک کا بانی ڈاکٹر فرینک این۔ ڈی۔ بک مین ہیں۔ جن کی عمر ۷۲ سال کے قریب ہے۔ آپ جرمن نسل سے ہیں۔ اور آپ کے آبا سوئٹزرلینڈ سے شمالی امریکہ ۱۷۴۰ء میں گئے۔ اور وہاں پنس برگ (پنسلوینیا) میں اقامت اختیار کی۔ ڈاکٹر بک مین کے والد جو پہلے تجارت کا کام کرتے تھے۔ پھر D. D. کا امتحان پاس کر کے فلاڈلفیا میں مذہبی منسٹر کے طور پر کام شروع کیا۔ اخراجات ایک نئی اور بڑی دکان کھول کر پورے کئے۔ یہ دکان آپ کے مقرر کردہ ڈائرکٹرز کے ذریعہ چلائی جاتی تھی۔ آخر کار پانچ سال کے بعد اس کے اور دیگر پادریوں اور چرچ کے عہدیداروں کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ اور پھر وہ شمالی امریکہ چھوڑ یورپ میں آ مقیم ہوئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر بک مین کو جب واشنگٹن ڈس آرمامنٹ کانفرنس میں بطور آبزرور مدعو کیا گیا۔ تو آپ کو M.R.A کے افتتاح کا خیال پیدا ہوا۔ کیونکہ واشنگٹن ڈس آرمامنٹ جیسی کانفرنسوں کے متعلق اس کا خیال تھا۔ کہ یہ ہرگز مفید اور کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ دل میں تبدیلی نہ پیدا ہو۔ ۱۹۲۱ء میں ڈاکٹر بک مین کو آکسفورڈ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں تین اشخاص Loudon ہیملٹن اور ایک سکاچ مین سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ایک کلب جس کا نام Beer Beef [illegible] سے ان کا تعارف کرایا۔ ۱۹۲۸ء میں متعدد جنوبی افریقنز اور آکسفورڈ کے طلباء نے جنوبی افریقہ کا سفر اختیار کیا۔ اور ۱۹۳۹ء میں ڈاکٹر بک مین بورڈ آف ٹریڈ سے انکارپوریشن کا چارٹر حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور بطور ایسوسی ایشن آکسفورڈ گروپ کے نام سے کام شروع کیا۔

بہرحال ۱۹۳۷ء سے ڈاکٹر بک مین کے بنائے ہوئے گروپ M.R.A کا نام عام مشہور ہوگیا۔ ڈاکٹر بک مین نے ۲۲ اگست ۱۹۳۹ء کو یہ لکھا۔ [illegible] آکسفورڈ گروپ [illegible] کا عادی ہوگیا ہے۔ اور M.R.A کی پیدائش بھی گذشتہ سال کے [illegible] ایام میں اور [illegible] میں مشرقی لندن [illegible] ہوئی۔ جو کہ ورکرز موومنٹ کا مرکز ہے۔

[illegible] M.R.A چار اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔ [illegible] دیانتداری۔ مکمل معصومیت۔ مکمل خودداری اور [illegible] محبت۔ ڈاکٹر بک مین خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ [illegible] الفاظ ہر ایک سن سکتا ہے۔ لیکن اس کے بیان کردہ [illegible] کی پیروی ضروری ہے۔ پہلا قاعدہ یہ ہے۔ جو بات بھی ہمارے پاس پہنچے۔ اس کو دیانتداری سے سنا چاہیئے۔ اور اگر ہم دانائی سے کام لیں۔ تو لکھ لینا چاہیئے۔ اور دوسرا قاعدہ یہ ہے۔ کہ ان خیالات کا ہمیں موازنہ کرنا چاہیئے۔ کہ کونسے خیالات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اس کے موازنہ کا ایک طریق تو بائیبل ہے۔ اور دوسرا طریق ان لوگوں کے اقوال ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں۔

اس گروپ کو چلانے کے لئے ڈاکٹر بک مین مندرجہ ذیل طریقے استعمال کرتے ہیں۔ (۱) آپ اپنے دیگر احباب کی معیت میں دنیا کا سفر کرتے ہیں۔ (۲) وہ لوگوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اور سینما تھیٹر منعقد کرتے ہیں۔ جن میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ (۳) اور سالانہ کانفرنس منعقد کرتے ہیں۔

گذشتہ سال مجھے بھی اس کانفرنس میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ اور پانچ ایام کی اقامت کے دوران میں سوائے ایک دفعہ کہ جب ڈاکٹر بک مین باہر گئے ہوئے تھے۔ ان سے اکٹھے بیٹھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ آپ نے مجھے بتلایا۔ کہ آپ کے آباء میں سے ایک نے قرآن مجید کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا تھا۔ نیز آپ اسلام کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعض لوگ تو ڈاکٹر بک مین کو نبی کہتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں اس کی بعض پیشگوئیاں بیان کرتے ہیں۔ اور آپ خود بھی اپنی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء کی ایک تقریر میں آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے ذاتی طور پر صلیب کا تجربہ کیا ہے۔ میں خود نہیں ہوں۔ مگر مسیح۔ میں نہیں بلکہ مسیح ہی ہیں۔ جو آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اور اس تاریخ کو سکنڈے نیویا اسمبلی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم یہاں بطور عیسائی جمع ہوئے ہیں۔ مگر سالانہ کانفرنس میں وہ ایسے خیالات کا اظہار نہیں کرتے۔ جبکہ وہاں تمام دنیا کے نمائندے اکٹھے ہوتے ہیں۔

گذشتہ سال جب میں Caux مقام میں ٹھہرا۔ تو اس بات کا علم ہوا۔ کہ ایک ہوٹل کو تین ملین فرینک کے عوض خرید ا گیا ہے۔ جس کے چلانے کے روزانہ اخراجات ۱۵۰۰۰ فرینک ہیں۔ ہزار کے قریب مہمان مختلف ممالک سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ ممبرز جرمن ہیں۔ یعنی ۱۱۸۱ تمام مہمانوں کے اخراجات یعنی ۳۰۰ فرینک فی مہمان گروپ کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ Officially عیسائیت کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ لیکن بعض عیسائی پادری ضرور وہاں کام کرتے ہیں۔

گذشتہ سال اپنے قیام کے دوران میں مجھے اسلام کی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور اس بات کا تجربہ حاصل ہوا۔ کہ یہ لوگ نہایت اطمینان سے دوسروں کی باتیں سنتے ہیں۔

M.R.A گروپ اب تو اس بات کا اظہار نہیں کرتے۔ کہ وہ ایک عیسائی موومنٹ ہے۔ مگر گذشتہ لٹریچر اس بات سے بھرا پڑا ہے۔ کہ عیسائیت کی تعلیم اور روح القدس اور یسوع مسیح پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور یہ کہ یسوع مسیح ہی ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں۔

لیکن اس تحریر کے برعکس میں نے گذشتہ سال وہاں یہ محسوس کیا۔ کہ میرے سامنے وہاں عیسائیت کا کوئی خاص ذکر نہیں ہوا۔ بلکہ انہوں نے اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور موجودہ خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے عزت اور محبت کا اظہار کیا۔ میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ ہمیں مذہب کے معاملہ میں سنجیدگی سے انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ تمام مذاہب کے پیرو ہماری کتب میں اپنے عقیدہ کا اظہار کر سکتے ہیں۔ مگر میں نے ایسے اصول سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کہ جو تمام مذاہب کا مجموعہ ہو۔ اور کسی ایک پر بھی سنجیدگی سے عملدرآمد نہ کرتا ہو۔

M.R.A نے اسلام کی کئی ایک باتوں کو اپنایا ہوا ہے۔ مثلاً (۱) نسلی امتیاز کو مٹانا۔ یہی سبق اسلام نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اور قرآن مجید میں اس بات کی تاکید ہے۔ کہ انساب صرف ایک دوسرے کو پہچاننے کا ذریعہ ہیں۔ ورنہ اصل فوقیت نیکی حاصل کرنے میں ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس بات کا صراحتہً ذکر کیا ہے۔ کہ نسلی لحاظ سے کسی کو دوسرے پر فوقیت نہیں۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنے آخری خطبہ میں بھی اس بات پر زور دیا۔ اسی طرح چار اصول جو پہلے لکھے جا چکے ہیں۔ ایسے ہیں۔ کہ جن پر تمام مذاہب عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

(۲) خاموشی لمحات۔ خاموشی اور علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا یہ بھی ایک نہایت ضروری اور مفید چیز ہے۔ ڈاکٹر بک مین بعض اوقات ایسے خاموش لمحات کے خیالات کو براہِ راست اللہ تعالیٰ کے احکام قرار دیتا ہے۔ اور ان خیالات کو وہ انبیاء کے الہامات کی مانند قرار دیتا ہے۔

اسلام نے تین طور پر ایسے لمحات کے استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ذکرِ الٰہی۔ استخارہ اور محاسبہ نفس۔

(۳) تمام مذاہب کا ایک دوسرے کا تعاون۔ اسلام بھی ہمیں حکم دیتا ہے۔ کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (۵:۳)۔ کہ نیکی اور تقویٰ کی راہوں میں ہمیں ایک دوسرے سے ضرور تعاون کرنا چاہیئے۔ البتہ گناہ اور زیادتی والے طریقوں میں تعاون کرنے سے روکا گیا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ کہ جو تمام اقوام عالم کے اتحاد کا باعث ہو سکتی ہے۔ اور وہی ایک ہستی ہے۔ جو تمام اقوام عالم کو ایک جگہ پر اکٹھا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان ایک ہی ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرائیں گے۔ الخ (۳ : ۶۵)

پس اس دوستی اور اخوت کا ہاتھ آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل اسلام کی طرف سے بڑھایا گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سبق دیا گیا تھا۔ کہ اس مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ آیا دنیا اسی دوستی کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئی ہے۔ جو اسلام کا بتلایا ہوا ہے۔ یا اس پر جو M.R.A کا ہے۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ کہ M.R.A اس بات میں کامیاب ہو۔ کیونکہ دنیاوی تحریکیں ہمیشہ ایسا کام کرنے سے قاصر رہی ہیں۔ اور رہیں گی۔ یہ الٰہی تحریکوں کا ہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک ہاتھ پر جمع کریں۔ کیونکہ وہی ایک ہستی ہے۔ جس کی بناء پر تمام دنیا ایک جگہ اکٹھی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ دن جلد لائے۔ جبکہ تمام دنیا اسلام کے نور سے فیضیاب ہو۔ آمین۔

سوسائٹیوں میں تقاریر:۔ مورخہ ۵ اپریل کو امام صاحب نے ایک کلب Catford Rotary Club میں اسلامی دنیا کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مختصراً تمام وہ ممالک جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے کی تاریخ بیان فرمائی۔ اور بتلایا کہ کس طرح پہلے مسلمانوں نے اسلام کی اشاعت میں حصہ لیا۔ اور اسلام کا نام اطرافِ عالم تک پہنچایا۔

East India Association ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں امام صاحب نے بمعہ رفقاء شمولیت اختیار فرمائی۔ جس میں امام صاحب نے بحث کے دوران میں حصہ لیا۔

سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلیجنز میں امام صاحب نے شمولیت اختیار فرمائی۔ جس میں مقرر نے بابیت کے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ تقریر کے بعد بحث کے دوران میں امام صاحب نے بابیت کی حقیقت بیان فرمائی۔

اس کے علاوہ Holborn میں سپر چولسٹ کی طرف سے منعقد کردہ میٹنگ میں گریگری پیٹرسن کالج کی سالانہ میٹنگ میں اور اسلامیہ کلچرل سنٹر کی طرف سے کی گئی ایک میٹنگ میں (جو اقبال ڈے منانے کے لئے تھی) شمولیت اختیار کی گئی۔ اور بعد میں بعض حاضرین سے تعارف حاصل کیا گیا۔ اور مشن ہاؤس آنے کے لئے درخواست کی گئی۔

آپ کے بعد سیکرٹری صاحب تبلیغ محمد علی صاحب نے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کی تلاوت کے بعد تقریر کی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں مبشر اور نذیر بھیجے ہیں۔

ازاں بعد مولوی نور محمد صاحب فاضل نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حالات پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ بعد میں صاحب صدر نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ سب نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں سب کو ماننا جزو ایمان ہے۔ صاحب صدر کی تقریر بہت پسند کی گئی۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی جلسہ میں شامل تھیں۔ غیر احمدی اصحاب اور عیسائی صاحبان بھی شریک جلسہ ہوئے۔ بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

کنری (سندھ)

مرکز کی مقررہ تاریخ ۲۸ مئی بروز اتوار بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ کنری نے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ جلسہ منعقد کیا۔ حسب دستور تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مولوی فاضل مبلغ صوبہ سندھ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر نصف گھنٹہ عام فہم اور نہایت موثر الفاظ میں تقریر فرمائی۔ جس میں سامعین کو تلقین کی گئی۔ کہ وہ حضرت نبی کریم صلعم کے عملی نمونے پر چلیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ صوبہ سندھ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

یہ تقریر بھی نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کی گئی۔ جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔ اس کے بعد صاحب صدر کے صدارتی ریمارکس بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ کنری)

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۰ء بروز اتوار صبح ساڑھے ۱۰ بجے ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں کے سامنے زیر صدارت سید سمیع اللہ شاہ صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گھٹیالیاں تقریب یوم پیشوایان مذاہب جلسہ منعقد ہوا۔ ... خاں نے قرآن کی تلاوت کی۔ بعد محمد اشرف ... نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب کیمل پوری خادم ... نے زبان انگریزی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات بیان فرمائے جس کا اردو ترجمہ صدر صاحب نے بعد میں بیان کیا۔ بعد ازاں مولوی شمس الدین صاحب سیال مولوی فاضل نے حضرت بدھ اور کرشن علیہما السلام کی زندگی کے حالات

اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا

چونکہ عبد الغنی صاحب ڈپو ہولڈر ابن میاں عبد اللہ صاحب مہاجر قادیان حال وارد گجرات نے اپنی لڑکی کی شادی باوجود سمجھانے کے خلاف تعلیم احمدیت غیر احمدیوں میں کر دی ہے۔ نیز یہ قولاً و عملاً جماعت کے نظام سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے انہیں بعد منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۲) چوہدری محمد اسحق صاحب واقف زندگی ولد چوہدری کرم الدین صاحب مرحوم ساکن بھینی بانگر متصل قادیان حال سٹور مین کلور نگ آرڈیننس ڈپو راولپنڈی کو وقف میں نہ آنے کے سبب محکمہ متعلقہ کی رپورٹ پر حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "وقف توڑ جائے۔ اور ان سے کوئی چندہ نہ لیا جائے۔ اور نہ سلسلہ کے کسی کام پر لگایا جائے"

احباب حضور کے ارشاد سے مطلع رہیں اور اس کی تعمیل کریں۔

(۳) چونکہ بشیرہ بیگم صاحبہ بنت عبد العزیز صاحب سیلونی مطابق فیصلہ دار القضاء اپنے خاوند ملک اللہ یار صاحب بلوچ کے پاس جا کر آباد نہیں ہوتی ہیں۔ اور انہیں ہر ممکن طریق سے سمجھایا جا چکا ہے اور اتمام حجت کی جا چکی ہے۔ اس لئے انہیں بعد منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔

(نظارت امور عامہ)

کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے بعض دفاتر میں کلرکوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست معہ سفارش صدر یا امیر مقامی نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہونی چاہیئے۔ تنخواہ ۱۴/۱ + ۳۰ روپے ماہوار ہوگی۔

(معاون ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پر مشتمل تقریر فرما کر سامعین کو مستفید فرمایا۔ ان کے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب منیر مولوی فاضل نے حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زندگیوں اور ان کے اسوہ حسنہ پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد صاحب صدر نے حضرت رامچندر و حضرت زرتشت حضرت کرشن اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ ساڑھے بارہ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

موصیوں کیلئے ایک ضروری اعلان

فسادات کے بعد جو احمدی احباب پاکستان کے مختلف علاقوں میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک اچھی خاصی تعداد موصیوں کی ہے۔ جن کا تعلق خاص طور پر دفتر ہذا سے ہے۔ اور دفتر ہذا کو ان کے موجودہ پتوں کی اشد ضرورت ہے۔

پاکستان میں آباد ہونے والے ان مہاجرین پر جو موصی ہیں یہ فرض عائد ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیتے مگر ان میں سے اکثر دوست ایسے ہیں جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اسی طرح پاکستان کے مقامی موصیوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں۔ جو اپنی رہائش تبدیل کر چکے ہیں۔ مگر اپنے موجودہ پتوں سے دفتر کو اطلاع نہیں دی۔ ایسے احباب اپنے مکمل پتوں سے جلد مطلع فرمائیں۔ اور ساتھ ہی نمبر وصیت بھی تحریر فرمائیں۔ اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو۔ تو اصل سکونت مع ولدیت تحریر فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان

تمام سیکرٹریان مال و احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ تمام رقوم محاسب صاحب ربوہ کے نام آتی ہیں۔ اور ان کی وصولی کی اطلاع وغیرہ بھی انہیں کے ذمہ ہوتی ہے۔ لہٰذا رسید اور کوپن وغیرہ کا مطالبہ ہمیشہ دفتر محاسب سے کیا جائے۔ نظارت بیت المال بھی ایسی درخواستوں کو محاسب صاحب کے پاس بھیجتی ہے۔ (نظارت بیت المال)

پتہ مطلوب میاں محمد عبد اللہ صاحب آف محلہ قدرت قادیان اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو تحریر فرمائیں۔

(چوہدری منظور احمد مختار عام قبولہ ضلع منٹگمری)

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کیلئے احمدی تاجروں کے پتے بھجوائیں

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن ۱۹۵۰ء کی اشاعت کیلئے احمدی تاجروں کے پتہ جات جلد از جلد درکار ہیں۔ تمام عہدیداران جماعت اور تاجر صاحبان سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا پتہ پر اپنے پتہ جات تفصیل کاروبار بھجوانے کا فوراً انتظام کریں:-

وکیل التجارت تحریک جدید لوہارٹ بکس ۲۳۶ جودھامل بلڈنگ لاہور

راولپنڈی سے اقوام متحدہ کے نمائندہ کی روانگی

خرابی موسم کے باعث کار میں روانہ ہونا پڑا

راولپنڈی ۷ ؍جون خرابی موسم کی بنا پر اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ سری نگر روانہ نہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ اپنے عملہ کے ارکان کے ہمراہ بذریعہ کار سری نگر روانہ ہو گئے۔ راولپنڈی اور سری نگر کے مابین ۱۹۵ میل کا فاصلہ ہے۔

سر اوون ڈکسن سری نگر روانہ ہونے سے تھوڑی دیر پیشتر راولپنڈی پہنچے تھے۔ فضائی مستقر پر پاکستان کے قائمقام کمانڈر انچیف لفٹنٹ جنرل بیگ اور وزارت امور کشمیر کے سیکرٹری مسٹر ڈینئل بیرٹ نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر اور رائل پاکستان ایرفورس کے ونگ کمانڈر جینی بھی فضائی مستقر پر موجود تھے ــــ راولپنڈی کے فضائی مستقر پر اخباری نمائندوں کے ساتھ گفتگو کے دوران میں سر اوون ڈکسن نے بتایا کہ میں حکومت ہائے پاکستان و بھارت کے نمائندوں سے گفت و شنید کر چکا ہوں۔ ریاست کشمیر سے مسلح فوجیوں کے انخلا کے کام کو شروع کرنے سے پیشتر میں بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم سے ملاقات کروں گا۔ اس غرض کے لئے مجھے انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ دونوں وزرائے اعظم اپنے اپنے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر نے مزید انکشاف کیا کہ میں سری نگر میں چند روز تک قیام کروں گا۔ اس کے بعد راولپنڈی واپس آنے کے بعد آزاد کشمیر کا دورہ کروں گا۔

سر اوون ڈکسن کے ہمراہ ان کے سفارتی مشیر ایچ کولین اور مشیر، مسٹر نوری اور مسٹر کھیل اور اس کے علاوہ ان کے عملہ کے دیگر ارکان تھے۔ پاکستان کی وزارت برائے امور کشمیر کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر محمد ایوب بھی سر اوون ڈکسن کے ہمراہ کراچی سے راولپنڈی پہنچے۔ فضائی مستقر پر اترنے کے بعد سر اوون ڈکسن اور ان کے ساتھی وزیر برائے امور کشمیر میاں مشتاق احمد گورمانی کی جائے رہائش کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ نے کھانا کھایا۔ سر اوون ڈکسن اور ان کے عملہ نے آج ساڑھے تین بجے دوپہر ایک امریکن ڈکوٹہ کے ذریعہ پنڈی سے سری نگر روانہ ہونا تھا۔ مگر جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے خراب موسمی حالات کے پیش نظر وہ فضائی سفر نہ کر سکے۔ چنانچہ کاروں کے ذریعہ سفر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اقوام متحدہ کے نمائندے کاروں کے ایک کارواں میں سری نگر روانہ ہو گئے۔

جاپانی کپڑوں کی برآمد میں اضافہ

لندن ۷ ؍جون جاپان میں پارچہ سازی کی صنعت کے بعض لیڈروں کا خیال ہے کہ اس سال جاپان سے سوتی کپڑوں کی برآمد گزشتہ سال کے ۷۵ کروڑ گز کے مقابلہ میں ۱۰۰ کروڑ گز ہو گی اس سال کے پہلے سہ ماہی میں جاپان سے سوتی کپڑوں کی برآمد ۳۰ کروڑ گز ہوئی۔ گزشتہ سال کی مدت کے مقابلے میں ۸ کروڑ گز زیادہ ہے اور جو جنگ سے پہلے کے اعداد کے برابر ہے فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار ٹوکیو رقمطراز ہے کہ بہت ہی محتاط دائرے کو بھی یہ بات یقینی بات معلوم ہوتی ہے کہ اس سال کی برآمد ۸۰ کروڑ گز ۳۰-۵ لاکھ گز کے بجائے جو اس اثنا میں امریکی مسٹر کو بتایا گیا تھا۔ جسے حال ہی جاپان کا دورہ کیا تھا ۸۵ کروڑ گز کے لگ بھگ ہو گی۔ برآمد میں اضافہ پاکستان جنوبی افریقہ انڈونیشیا اور کوریا کو ہوا ہے۔ (استار)

چرس نوشی کی قانوناً ممانعت کیلئے حکومت پنجاب کا اقدام

نفاذ کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا

لاہور ۸ ؍جون۔ گورنر پنجاب نے قانون چرس نوشی ۱۹۵۰ء نافذ کر دیا ہے۔ جس کا مقصد اس پر کنٹرول کرکے بتدریج سارے پنجاب میں اسے ممنوع قرار دینا ہے۔

حکومت پنجاب کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں کہا گیا ہے کہ اس قانون کا اطلاق سارے پنجاب پر ہو گا۔ اور اس کا عملی نفاذ کسی ایسی تاریخ سے عمل میں آئے گا۔ جس کا اعلان صوبائی حکومت بعد میں کرے گی ــــ موجودہ قانون کے نفاذ پر چرس نوشی کے قانون ۱۹۲۳ء کو منسوخ سمجھا جائے گا اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ چرس نوشوں کی رجسٹریشن ہو سکے اور ۲۵ برس سے کم عمر کے اشخاص کو اس سلسلے میں یہ سرٹیفیکیٹ پیش کرنا ہو گا کہ اگر وہ اسے ترک کریں گے تو ان کی صحت پر برا اثر پڑے گا رجسٹرڈ اشخاص مخصوص شرائط کے تحت ۲ ماشہ سے زیادہ چرس اپنے پاس نہیں رکھ سکے گا۔ یہ محض ذاتی استعمال کے لئے ہو گی

اگر کسی شخص کو خلاف قانون طور پر چرس تیار کرنے۔ پینے یا چانڈو خانے میں جاتے ہوئے پکڑا گیا تو اسے ایک سال قید یا ایک ہزار روپے جرمانے تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اگر مجسٹریٹ چاہے تو ملزم کو دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

مزید اگر کسی عمارت میں چرس نوشی یا چرس سازی کی جاتی ہو اور عمارت کا مالک خود اس امر کی اطلاع کلکٹر ایکسائز انسپکٹر یا قریبی تھانے میں نہیں دیتا۔ پانچ سو روپے تک جرمانے کی سزا کا مستوجب ہو گا۔

قانون کے نفاذ کے دو سال بعد تک چرس نوشوں کی رجسٹریشن جاری رہے گی۔ بشرطیکہ حکومت اس مدت میں توسیع نہ کرے۔

ایکسائز کے محکمہ کے کسی افسر کو جس کا عہدہ سب انسپکٹر کے عہدہ... اختیار حاصل ہو گا کہ وہ اطلاع ملنے پر کسی مکان پر چھاپہ مار کر ملزم کو گرفتار کرے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ وارنٹ گرفتاری حاصل کرنے میں وقت صرف ہونے کے باعث ملزم بھاگ سکتا ہے۔ تو وہ بغیر وارنٹ کے اسے گرفتار کرنے کا مجاز ہو گا۔

ہم ماضی کے افسوسناک واقعات پر شرمسار ہیں

راولپنڈی میں لالہ بھیم سین سچر کی تقریر

راولپنڈی ۸ ؍جون بھارت کے خیر سگالی مشن کے قائد لالہ بھیم سین سچر نے آج یہاں ایک تقریر میں کہا۔ پاکستان میں آنے سے ہمیں اس بات کا اچھی طرح احساس ہو گیا ہے کہ اس ملک میں بھارت اور بھارت کے عوام کے لئے دوستانہ جذبات بدرجہ وافر موجود ہیں۔

وفد کے اعزاز میں ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ جس گرم جوشی سے پاکستان اور بھارت کے عوام نے لیاقت نہرو مفاہمت نامہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ وہ معاہدے کی کامیابی کا ضامن ہے۔

آپ نے ماضی کے افسوسناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اب حالات کے اصلاح پذیر ہو جانے کے بعد ہم ماضی پر خود شرمسار ہو رہے ہیں۔ ہمارے دل افسوس کے جذبات سے پر ہیں۔ آپ نے کہا۔ امید ہے کہ اس معاہدے سے جس خوشگوار دور کا آغاز ہوا ہے۔ وہ دیرپا ثابت ہو گا۔

جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں (سیالکوٹ) کا

تبلیغی جلسہ

بمقام بدوملہی بروز ہفتہ۔ اتوار مورخہ ۱۰-۱۱ ؍جون ۱۹۵۰ء کو جامع مسجد احمدیہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علاوہ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنفس نفیس شرکت فرمائیں گے امید ہے کہ نہ صرف احباب خود اس جلسہ میں شمولیت فرما کر اپنے ایمان کی تازگی کا سامان کریں گے۔ بلکہ اپنے زیر تبلیغ احباب کو ساتھ لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے آسمانی پانی سے سیراب کریں گے۔

نیچے لکھی ہوئی تقاریر کے علاوہ حسب گنجائش دیگر مضامین پر بھی تقاریر ہوں گی۔ حسب ضرورت پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

جماعت حلقہ کی طرف سے مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا انتظام کیا جائیگا۔ انشاء اللہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ بار ایٹ لاء (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں موجودہ زمانہ کے متعلق)

جناب ثاقب زیروی

جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم پلیڈر گجرات (احرار کی حقیقت)

جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ (احمدیت کے مخالفین غلطی پر ہیں)

جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد فضل لندن۔ (استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کا حصہ)

جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر (۱) اعتراضات کے جوابات (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں)

جناب مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (جماعت احمدیہ کی خدمات بیرونی ممالک میں)

جناب مولوی نور الحق صاحب انور فاضل مبلغ جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ

نوٹ:۔ اوقات تقاریر میں کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہیں۔

۲۔ پہلا اجلاس ۱۰ کو ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہو گا۔ باقی اجلاسوں کے وقت کا اعلان موقع پر کر دیا جائے گا۔

خاکسار:۔ غلام محمد امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں۔ ضلع سیالکوٹ